میرے شفیق اور مہربان والد

حضرت داجی گلؒ

چند خوش نصیب لمحوں کی شگفتہ یادیں

بی بی زاہدہ سلمہ
دختر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق۔

اپنے شفیق اور مہربان باپ کے بارے میں آج چند خوش لمحوں کی یادیں قلمبند کرنے لگی ہوں جو میں نے اپنے والدِ گرامی حضرت داجی گلؒ کے ساتھ گذاری ہیں۔ بچپن سے لیکر داجی گلؒ کی وفات تک میں نے اُن کو ہر حال میں عبادت کرتے دیکھا ہے۔ جائے نماز، تلاوتِ قرآن، حدیث اور یا پھر دارالعلوم حقانیہ کی فکر۔

جب آنکھ کھلتی حضرتؒ کو جائے نماز پر روتے دیکھتی

رات کو جب سوتے میں میری آنکھ کھل جاتی تو داجی گلؒ کو جائے نماز پر روتے دیکھتی اور گڑگڑا کر دعا کرتے سنتی۔ بہن بھائیوں میں سب سے آخری نمبر پر ہونے کے ناطے اُنہوں نے ہمیشہ شفقت کا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ نماز کے لیے اُٹھاتے تو کہتے نماز پڑھ کر پھر سو جاؤ۔ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی انہیں اہلِ محلہ کی فکر رہتی اور بار بار پوچھتے کہ فلاں کے گھر افطاری بھیجی ہے؟ اور خود سخت گرمی کے روزوں میں ایک گلاس شربت اور ایک کھجور سے افطار کر کے نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔

شدید علالت اور ضعف میں بھی وضو کا پانی خود ڈالتے

آپ کی ضعیف العمری میں ہماری کوشش ہوتی کہ وضو کے لیے پانی ہم ڈال دیا کریں مگر ہمیں بہت ہی کم موقع ملا کیونکہ حضرت خود ہی پانی ڈال کر وضو فرما لیتے اور ضعف و بیماری کے باوجود پانچوں وقت نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔

مسجد کی طرف جتنے قدم اٹھیں گے زیادہ ثواب ہوگا

مکان کے اوپر کے حصے میں رہنے کی وجہ سے راستہ بھی دُور پڑتا اور سیڑھیاں بھی چڑھنی پڑتیں۔ عقیدتمندوں اور اہلِ محلہ نے بار بار اصرار کیا تھا کہ داجیؒ کے کمرے اور مسجد کے درمیان سیڑھیاں مسجد کی طرف بنائیں تو طویل راستے کے بجائے براہِ راست مسجد میں آنا جانا آسان ہو جائے گا۔ اور لاہور کے جناب قاری محمد یٰسین صاحب اور اُن کی اہلیہ نے بہت اصرار کیا کہ کمرے اور مسجد کے درمیان بجلی کی چھوٹی لفٹ لگائیں جسکی حضرت داجیؒ نے آخری دم تک اجازت نہیں دی۔ اور یہی فرماتے کہ مسجد کی طرف جتنے قدم اُٹھیں گے اتنا زیادہ ثواب ہوگا۔

اہلیہ کو طلبہ کی خدمت کی تاکید

ساری زندگی دارالعلوم کی فکر میں گذار دی۔ بے بے جی (والدہ محترمہ) کو ہمیشہ یہی فرماتے کہ دارالعلوم کے لیے آٹا، مرچ، مصالحہ بھی خود پیسا کریں کیونکہ بازار کے مصالحہ جات کا اندیشہ ہے اور طلباء کو ملاوٹ سے پاک غذا کھلانی ہے۔

دارالعلوم کے چندہ میں حزم و احتیاط

جب گھر میں کوئی دارالعلوم کیلئے چندہ دیتا تو حضرتؒ اُس وقت تک آرام سے نہ بیٹھتے جب تک اُس چندے کو ناظم صاحب کے پاس بھجوا نہ دیتے اور چندہ دینے والے کو رسید نہ بھجوا لیتے۔

حق تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہونا

جب ۱۹۸۵ء میں میں اپنے بچوں کے ساتھ سعودی عرب جا رہی تھی تو رخصت کرتے وقت فرمایا کہ ناراض نہ ہونا تم مبارک سرزمین کی طرف جا رہی ہو اور وہاں پر حق تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہونا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے وقت میرا درود اور سلام پہنچا دینا اور تیسری دفعہ حاضری کی دُعا کرنا۔

ڈاکٹروں کے اصرار کے باوجود اشارے سے سجدوں پر آمادہ نہ ہوئے

ڈاکٹروں کا بار بار اصرار رہا کہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے چند دن نماز میں سجدہ اشارے سے کیا جائے مگر کبھی بھی انہوں نے اشارے سے سجدہ نہیں کیا۔

میری ماں اور باپ دونوں نے اس فانی دُنیا میں جس طرح زندگی گذاری ہے اور جس طرح دونوں نے اپنی زندگی دین کے لیے وقف کر دی تھی اس کی مثال نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات بلند کرے اور ان کو ابدی زندگی کی آسائش اور آرام مہیا کرے۔ آمین

روحانی والد کے پاس حاضری کے وقت خوش ہونا چاہیئے

میں جب سعودی عرب جا رہی تھی تو اپنے بیمار والدین کے لیے سخت پریشان تھی تو حضرت والدِ گرامیؒ (داجی گل) قریب کر کے سرگوشی میں کہا "ہمارے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ہم تو آپ کے بدنی والدین ہیں آپ اپنے رُوحانی باپ

(باقی ص ۱۷۷ پر)